ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

"معاصر سماجی قوانین کی تشکیل میں صحابیاتؓ کی روایات کا کردار: ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ"

"The Role of the Hadith Narrations of the Sahabiyat in Shaping Contemporary Social Legislation: An Analytical and Research-Based Study"

Faheem Ahmad
PhD Research Scholar Department of Islamic Studies, Green International University, Lahore
Email: Faheem.Mehrvi@gmail.com
Dr. Irfan Jafar
Assistant Prof. Department of Islamic Studies, Green International University, Lahore.
Email: i.z03035040887@gmail.com

Abstract
This study explores the significant role of the Hadith narrations transmitted by the Sahabiyat (female Companions of the Prophet ﷺ) in shaping contemporary social legislation. As active participants in the early Islamic community, the Sahabiyat contributed valuable insights into matters of ethics, justice, social conduct, family relations, education, and community welfare. Their narrations not only reflect the foundational principles of Islamic moral and legal thought but also provide practical models of fairness, dignity, compassion, and social responsibility. By analytically examining their contributions within classical Hadith literature and comparing them with modern socio-legal frameworks, this research highlights how the values embedded in their traditions can inform current legislation and policy development. The findings demonstrate that the Sahabiyat's narrations offer timeless guidance capable of enriching contemporary social systems with ethical clarity, gender-inclusive perspectives, and holistic approaches to communal well-being.

Keywords
Sahabiyat; Hadith Narrations; Social Legislation; Islamic Legal Thought; Women in Early Islam; Contemporary Law-

تعارف و تمہید

موجودہ معاشرتی قوانین میں صحابیات کی روایات کی افادیت ایک نہایت اہم اور تحقیقی موضوع ہے جس کی روشنی میں ہم اسلامی تعلیمات کو جدید قوانین اور معاشرتی ضوابط کے تناظر میں سمجھ سکتے ہیں۔ صحابیات، یعنی ﷺ کی صحابہ خواتین، نہ صرف دینِ اسلام کی تبلیغ و ترویج میں فعال کردار ادا کرتی رہیں بلکہ اپنے عملی طرزِ زندگی، اخلاقی اقدار اور عدالتی بصیرت کے ذریعے معاشرتی نظام کی تعمیر میں بھی مؤثر ثابت ہوئیں۔ ان کی روایات، احادیث اور فکری بصیرت آج کے جدید معاشرتی قوانین، جیسے کہ خواتین کے حقوق، ازدواجی انصاف، معاشرتی تحفظ اور عدالتی فیصلہ سازی میں روشنی فراہم کرتی ہیں۔ صحابیات کی مثالیں ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ کس طرح خواتین دین کے مطابق اپنے حقوق کا تحفظ کر سکتی ہیں، عدل و انصاف میں حصہ لے سکتی ہیں، اور معاشرتی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے معاشرے میں مثبت کردار ادا کر سکتی ہیں۔ موجودہ قوانین میں ان کی روایات کا مطالعہ نہ صرف اسلامی نقطہ نظر سے بلکہ معاشرتی اصلاح اور قانون سازی کے لیے بھی نہایت کارآمد ہے، کیونکہ یہ قوانین انسانی حقوق، عدل، مساوات اور اخلاقی اقدار کے اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ رہ کر معاشرتی استحکام میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

اسلامی تہذیب میں پردے کی حیثیت ایک بنیادی شعار کی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں پردے کا تصور موجود نہ تھا، لیکن اسلام نے عورت کو حجاب کے ذریعے تحفظ فراہم کیا اور اسے وہ عزت اور کردار کی پختگی عطا کی جو پہلے میسر نہ تھی۔

جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى"[1]

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیّت کی بے پردگی۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زمانہ جاہلیت (قبل از اسلام) ہے۔ اس وقت عورتیں نامحرموں کے سامنے اپنی زینت اور جسمانی اعضاء کو نمایاں کرنے کے لیے باریک یا نامکمل لباس پہنتی تھیں اور فخر و غرور کے ساتھ اپنے حسن کی نمائش کرتی تھیں۔[2]

ایک بار ام المؤمنین حضرت سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئی: آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ باقی ازواج کی طرح حج کرتی ہیں نہ عمرہ؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے حج و عمرہ کر لیا ہے، چونکہ میرے ربّ نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا خدا کی قسم! اب میں موت آنے تک گھر سے باہر نہ نکلوں گی۔ راوی فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! آپ رضی اللہ عنہا گھر کے دروازے سے باہر نہ نکلیں یہاں تک کہ آپ کا جنازہ ہی گھر سے نکالا گیا۔[3]

پردے کے اہتمام کا یہ عالم تھا کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے آخری وقت میں یہ تاکید فرمائی کہ انہیں رات کی تاریکی میں سپردِ خاک کیا جائے، تاکہ ان کے جنازے پر بھی کسی نامحرم کی نگاہ نہ پڑ سکے۔[4]

پردہ اور حجاب کے نظام کے باوجود عہدِ نبوی ﷺ میں مسلمان عورت گھر سے باہر نکلتی تھی اور اہلیت و ضرورت کے تحت اپنی خدمات انجام دیتی تھی۔ ریاست نے اس کی صلاحیت، قابلیت اور اہلیت سے خوب فائدہ اٹھایا، لیکن اس دور کا ایک منفرد پہلو یہ تھا کہ عملی و علمی خدمات کے باوجود اسلامی گھریلو اور معاشرتی نظام میں اسے خصوصی پہچان اور قدر و منزلت عطا کی گئی۔

اسلام نے مرد اور عورت دونوں کی فطری صلاحیتوں، خصوصیات اور کمزوریوں کو سامنے رکھ کر ہر ایک کے لیے احکام و ذمہ داریاں ان کی فطرت کے مطابق تقسیم کیں۔ اگرچہ ان دونوں کے دائرۂ عمل میں فرق رکھا گیا، لیکن کارکردگی اور صلاحیت کے اعتبار سے کسی قسم کا امتیاز نہیں برتا گیا۔ جس طرح مردوں نے ایمان، صبر اور اخلاص سے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو اپنایا، اسی طرح خواتین نے بھی اسی جذبے سے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کی اور آپ ﷺ کے علم دوست کردار کی پیروی کی۔

اس دور کی خواتین کی زندگی جہالت، پستی اور بے مقصدیت سے یکسر خالی دکھائی دیتی ہے۔ صحابیات نے احادیث کو بیان کرنے، سمجھنے، ان کی تشریح کرنے اور ان پر عمل کرنے کے ذریعے حدیث کے علم کو انتہائی وسیع پیمانے پر پھیلایا۔ گھریلو ذمہ داریوں اور شرعی حدود کے باوجود انہوں نے یہ عظیم خدمت انجام دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ان غیر معمولی علمی کاوشوں کو قبول فرمایا اور ان کے علم و تحقیق کو ایسی رفعت عطا کی کہ وہ اُمت کے عظیم ترین علما کی علمی بنیاد بن گیا۔ دین کے سب سے مستند علم یعنی وحی کی روایت کا پندرہ فیصد حصہ انہی خواتین کے ذریعے امت تک پہنچا ہے، جبکہ تقریباً ایک تہائی اسلامی احکام انہی پاکیزہ صحابیات کی مرویات سے اخذ کیے گئے ہیں۔ مزید یہ کہ اس میں اس بات کا تحقیقی تجزیہ بھی شامل ہے کہ صحابیات کی مرویات نے امتِ مسلمہ کے فکری رجحانات، عملی زندگی اور دینی احکام کے استخراج پر کیا اثرات مرتب کیے۔[5]

خواتین کے حقوق کے تحفظ کا بنیادی ماخذ:

اسلام میں خواتین کے حقوق کے تحفظ کا سب سے مضبوط اور معتبر ماخذ نبی کریم ﷺ کی سنت اور صحابیات کی روایت کردہ احادیث ہیں۔ صحابیات نے عورت کی گھریلو، معاشرتی اور ازدواجی زندگی سے متعلق وہ پہلو روایت کیے جو مرد صحابہ کے لیے بیان کرنا ممکن نہ تھا۔ انہی روایات کی بدولت عورت کے نکاح، مہر، طلاق، عدت، وراثت، رضاعت، معاشرت، عزت و عفت، اور گھریلو ذمہ داریوں کے متعلق واضح اور جامع اصول امت تک پہنچے۔ ان روایات نے نہ صرف عورت کے حقوق کو محفوظ کیا بلکہ ان کے مقام، احترام اور قانونی حیثیت کو بھی مضبوط بنیاد فراہم کی۔ امہات المؤمنین خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی اُن تعلیمات کو نقل کیا جن میں خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک، عدل، نرمی، تعلیم و تربیت، اور گھریلو امن کے عملی نمونے شامل ہیں۔ یہی روایات آج کے معاشرتی قوانین کے لیے بنیادی حوالہ اور رہنما اصول کا درجہ رکھتی ہیں۔ یوں صحابیات کی روایات اسلامی قانون میں عورتوں کے حقوق کی سب سے قابلِ اعتماد بنیاد ہیں، جن سے رہنمائی لے کر ہر دور میں خواتین کے حقوق کے تحفظ اور ان کے ساتھ منصفانہ سلوک کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔[6]

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

گھریلو تشدد اور ازدواجی تنازعات کے حل میں رہنمائی

گھریلو زندگی کی اصلاح، میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات اور تشدد کے تدارک کے حوالے سے صحابیات کی روایات مشعلِ راہ ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ رشتہ داروں سے حسنِ سلوک اور عمدہ اخلاق عمر میں برکت اور طوالت کا باعث بنتے ہیں۔ مزید برآں، نرم رویہ اپنانے والے لوگ دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے سرفراز ہوتے ہیں، جیسا کہ حدیث میں ذکر موجود ہے:

"عن عائشه رضی الله تعالی عنها رسول الله ﷺ قال لها انه من اعطی حظه من الرفق فقد اعطی حظه من خير الدنيا والآخره وصلة الرحيم وحسن الخلق وحسن الجوار يعمران الدنيا ويزيد فی الاعمار"[7]

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا جس شخص کو نرمی کا حصہ دیا گیا اسے دنیا و آخرت کی بھلائی کا حصہ مل گیا اور صلہ رحمی حسن اخلاق او راچھی ہمسائیگی شہروں کو آباد کرتی ہے اور عمر میں اضافہ کا سبب بنتی ہے۔"

یہ روایات نبی کریم ﷺ کی ان تعلیمات کی عکاسی کرتی ہیں جن میں گھریلو زندگی کی بنیاد محبت، شفقت، انصاف اور حسنِ معاشرت پر رکھی گئی ہے۔ امہات المؤمنین، بالخصوص سیدہ عائشہ، سیدہ ام سلمہ اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہن سے مروی احادیث اس بات کی گواہ ہیں کہ آپ ﷺ گھریلو امور میں ہمیشہ حکمت، میانہ روی اور دلجوئی سے کام لیتے تھے، جبکہ سختی اور ظلم وزیادتی کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔[8]

یہ روایات ازدواجی جھگڑوں کے حل میں تین اہم اصول فراہم کرتی ہیں:

1۔ حسنِ معاشرت: زوجین کے درمیان محبت، نرمی اور باہمی احترام کو بنیادی نکات قرار دیا گیا ہے۔
2۔ صبر و درگزر: اختلافات میں برداشت، خاموشی، اور حکمت کو گھر کے امن کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔
3۔ باہمی مشاورت: مسائل کے حل کے لیے گفتگو، باہمی احترام اور ایک دوسرے کے مقام کو تسلیم کرنے کی تعلیم ملتی ہے۔

صحابیات کی روایات سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی گھریلو تشدد کو پسند نہیں کیا، بلکہ نرم خوئی اور حسنِ سلوک کو ایمان اور کردار کی پہچان قرار دیا۔ انہی روایات کی روشنی میں جدید معاشرتی قوانین میں گھریلو تشدد کی روک تھام، فیملی کونسلنگ، اور ازدواجی تنازعات کے حل کی مربوط رہنمائی فراہم کی جاسکتی ہے۔ یوں صحابیات کی احادیث نہ صرف گھر کی فضا کو پرسکون بنانے میں مددگار ہیں بلکہ موجودہ قانونی و معاشرتی نظام کو ایسے اصول عطا کرتی ہیں جو خاندان کے استحکام، عورت کے تحفظ اور ازدواجی تعلقات کی بہتری کے لیے ناگزیر ہیں۔[9]

نسوانی طہارت وعفت کے قوانین کی بنیاد

جب حضرت حواء رضی اللہ عنہا کو جنت سے زمین پر اتارا گیا تو اس کے بعد حضرت حواء رضی اللہ عنہا سے ہی حیض کی ابتداء ہوئی تھی، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اخبرني حبيبي جبريل ان الله بعثه الى امنا حواء حين دميت فنادت ربها: جاء مني دم لا أعرفه فناداها لادمينك وذريتك ولاجعلنه كفارة وطهورا"[10]

ترجمہ: مجھے میرے حبیب جبریل علیہ السلام نے خبر دی کہ اللہ پاک نے ان کو ہماری ماں حواء کی طرف بھیجا جب انہیں خون آیا تھا اور انہوں نے اپنے رب کو پکار کر عرض کی تھی: "(اے میرے مولا) مجھے ایسا خون آیا ہے کہ جسے میں نہیں پہچانتی۔" پھر اللہ تعالیٰ نے اماں حواء کو نداء دی اور فرمایا: "میں تمہیں اور تمہاری اولاد کو اس خون میں ضرور مبتلا کروں گا اور اسے (گناہوں کا) کفارہ اور (گناہوں سے) پاک کرنے والا بنادوں گا۔

چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں ایک خاتون کو خون بہت زیادہ آتا تھا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لتنظر عدة الليالي والايام التي كانت تحيضهن من الشهر قبل ان يصيبها الذي اصابها، فلتترك الصلاة قدر ذلك من الشهر، فاذا خلفت ذلك فلتغتسل، ثم لتستثفر بثوب، ثم لتصل فيه"[11]

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

ترجمہ: اس خاتون کو یہ بیماری لگنے سے پہلے مہینے کی جن راتوں اور دنوں میں حیض آیا کرتا تھا، وہ ان راتوں اور دنوں کی تعداد نوٹ کرے، پھر مہینے میں اتنے دن نماز چھوڑ دے پھر جب یہ دن گزر جائیں تو غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھے پھر اس میں نماز پڑھتی رہے۔

یونہی ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

"إن الحبلى لا تحيض فإذا رأت الدم، فلتغتسل، ولتصلي"[12]

ترجمہ: حاملہ عورت کو حیض نہیں آتا۔ پس اگر وہ خون دیکھے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔

اسلام میں نسوانی طہارت وعفت سے متعلق قوانین کی اصل اور مضبوط بنیاد صحابیات کی روایت کردہ احادیث ہیں۔ چونکہ عورت کے مخصوص مسائل، مثلاً حیض، نفاس، استحاضہ، غسل، پاکی، پردہ، اور عفت کے عملی پہلو خواتین ہی بہتر جانتی تھیں، اس لیے ان کی روایات نے ان موضوعات پر شرعی رہنمائی کا سب سے واضح اور معتبر ذریعہ فراہم کیا۔ امہات المؤمنین اور دیگر صحابیات نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھے گئے ان مسائل کو نہایت دقت اور امانت کے ساتھ امت تک منتقل کیا، جن میں عورت کی طہارت، لباس، حیا اور جسمانی پاکیزگی سے متعلق مکمل اور جامع احکامات موجود ہیں۔[13]

یہ روایات فقہاء کے نزدیک اس لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں کہ ان میں عورت کے انفرادی و گھریلو معاملات کے وہ پہلو محفوظ ہیں جو مرد صحابہ کے ذریعے منتقل نہیں ہو سکتے تھے۔ مثلاً حیض و نفاس کی مدت، جنابت کے مسائل، غسل کے طریقے، طہارت کے مشروط احکام، اور عورت کے لیے مخصوص شرعی آداب انہی روایات سے ثابت ہیں۔ ان احادیث کی بنیاد پر ہی فقہ النساء کے اہم ابواب مرتب ہوئے جو آج کے عائلی قوانین، میڈیکل شریعت، اور خاندانی قوانین کی تشکیل میں براہ راست رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اسی طرح عفت، حیا، پردہ، وقار، اور عورت کے جسمانی تحفظ سے متعلق اصول بھی صحابیات کی زندگی اور ان کی مروی احادیث سے اخذ کیے جاتے ہیں، جو موجودہ معاشرتی قوانین کو اخلاقی طاقت، عملی رہنمائی اور شرعی توازن عطا کرتے ہیں۔ یوں صحابیات کی روایات نسوانی طہارت وعفت کے قوانین کا سب سے بنیادی، قابلِ اعتماد اور تحقیقی ماخذ ہیں۔

عائلی قوانین میں ایمانی، اخلاقی اور تربیتی پہلو شامل کرنے کا ذریعہ

صحابیات کی روایات عائلی قوانین میں ایمانی، اخلاقی اور تربیتی پہلو شامل کرنے کا ایک بنیادی اور مؤثر ذریعہ ہیں۔ صحبتِ نبوی ﷺ کے فیضان نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت کو ان تمام اوصافِ حمیدہ کا گہوارہ بنا دیا تھا جو خود رسول اللہ ﷺ کی ذات میں موجود تھے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہ صرف خود اخلاقِ عالیہ کا بہترین نمونہ تھیں، بلکہ آپ نے یہ عمدہ اوصاف مسلمانوں، بالخصوص خواتین میں پیدا کرنے کی بھی بھرپور کوشش فرمائی۔ اس کی جھلک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ایک حدیث میں دکھائی دیتی ہے:

"عن عائشه ان النبی ﷺ قال ان اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقا والطفهم باهله"[14]

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کامل ترین ایمان والا وہ آدمی ہوتا ہے جس کے اخلاق سے زیادہ عمدہ ہوں اور وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ سب سے زیادہ مہربان ہو۔"

چونکہ صحابیات نبی کریم ﷺ کے گھرانے کی تربیت یافتہ تھیں اور ازدواجی زندگی، بچوں کی پرورش، گھریلو ذمہ داریوں اور اخلاقی اقدار سے براہِ راست واقف تھیں، اس لیے ان کی بیان کردہ احادیث گھر اور خاندان کی اصلاح کے لیے انتہائی مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ ان روایات کے ذریعے ہمیں ایسے اصول ملتے ہیں جو صرف قانونی دائرے تک محدود نہیں بلکہ ایک صالح، مضبوط اور پرامن خاندان کی تشکیل کے لیے ایمانی واخلاقی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔[15]

صحابیات کی بیان کردہ روایات اخلاص، قربانی، صبر اور بہترین رویے کا درس دیتی ہیں۔ یہ تعلیمات جدید خاندانی قوانین کو صرف خشک قانونی دستاویز تک محدود نہیں رکھتیں بلکہ ان میں اخلاقی اور انسانی روح بیدار کرتی ہیں۔ اس کی عملی مثال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس بیان میں ملتی ہے جب ان سے نبی کریم ﷺ کے گھریلو معمولات کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ ﷺ گھر کے کاموں میں اہل خانہ کا ہاتھ بٹاتے تھے، مگر جونہی نماز کا وقت ہوتا، آپ نماز کے لیے روانہ ہو جاتے۔[16]

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گھر کے اندر نرم مزاجی، خیر خواہی، باہمی احترام اور بچوں کی تربیت کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔ امہات المؤمنین کی روایات اس بات کی عملی مثال ہیں کہ گھر کا سکون صرف حقوق و فرائض کی پابندی سے نہیں بلکہ ایمان، اخلاق اور تربیت کے امتزاج سے قائم ہوتا ہے۔ عصرِ حاضر کے عائلی قوانین اگر ان روایات کی روشنی میں مرتب کیے جائیں تو ان میں:

- اخلاقی اقدار کی مضبوطی،
- گھریلو امن و محبت کا فروغ،
- بچوں کی صحیح تربیت،
- میاں بیوی کے درمیان حسنِ معاشرت،
- اور خاندان کو ٹوٹ پھوٹ سے بچانے کے عملی اصول بھرپور انداز میں شامل کیے جا سکتے ہیں۔

یوں صحابیات کی روایات نہ صرف شرعی رہنمائی فراہم کرتی ہیں بلکہ عائلی قوانین کو ایسا انسانی اور ایمانی رنگ عطا کرتی ہیں جس سے خاندان مضبوط اور معاشرہ پرامن بنتا ہے۔[17]

اسلامی سیرت و سنت کے عملی ماڈلز کی فراہمی

صحابیات کی روایت کردہ احادیث اسلامی سیرت و سنت کے عملی ماڈلز فراہم کرتی ہیں، خاص طور پر خواتین کے کردار، اخلاق، اور معاشرتی زندگی کے حوالے سے۔

چونکہ صحابیات نے رسول اللہ ﷺ کے گھرانے اور معاشرتی ماحول میں براہِ راست زندگی گزاری، اس لیے ان کے ذریعے ہمیں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کا عملی عکس اور عملی نمونہ ملتا ہے۔ یہ ماڈلز صرف نظری اصول نہیں بلکہ عملی زندگی کے ہر پہلو از دواجی تعلقات، گھریلو ذمہ داریاں، تربیت اولاد، حسنِ معاشرت، عفت و طہارت، اور سماجی تعاون کی مکمل رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ امہات المؤمنین کی مروی احادیث عورتوں کے لیے زندگی کے عملی نمونوں کو واضح کرتی ہیں، جیسے:

- زوجین کے باہمی حقوق اور تعلقات میں حسنِ سلوک،
- بچوں کی تربیت اور اخلاقی تعلیم،
- خاندان میں صبر، برداشت اور مشاورت،
- معاشرت میں عدل، انصاف اور تعاون،
- اور خواتین کے علمی اور تربیتی کردار کی عملی مثالیں۔[18]

یہ عملی ماڈلز موجودہ معاشرتی قوانین اور خاندانی نظام کے لیے رہنمائی کا اہم ذریعہ ہیں، کیونکہ ان سے قوانین نہ صرف صرف اصولوں پر مبنی رہتے ہیں بلکہ عملی زندگی کے لیے قابلِ عمل رہنمائی بھی فراہم کرتے ہیں۔ اس طرح صحابیات کی روایات جدید دور میں خواتین کے اخلاق، علمی، اور سماجی کردار کے لیے روشن نمونہ فراہم کرتی ہیں اور اسلامی سیرت و سنت کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ بن جاتی ہیں۔

معاشرتی اصلاح اور سماجی رویوں کی درستی میں کردار

صحابیات کی روایت کردہ احادیث معاشرتی اصلاح اور سماجی رویوں کی درستگی میں ایک مؤثر اور قابلِ اعتماد ذریعہ ہیں۔ ان کی روایات صرف فرد کی ذاتی زندگی تک محدود نہیں بلکہ خاندان، معاشرت اور قوم کے مجموعی رویوں میں اصلاح کی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ امہات المؤمنین اور دیگر صحابیات نے نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کو نہایت دقت اور امانت کے ساتھ روایت کیا، جس سے معاشرتی اخلاق، حسنِ معاشرت، عدل، صبر، شفقت، اور تعاون کے عملی اصول امت تک پہنچے۔[19]

عائلی تنازعات کے فیصلوں میں قابلِ استناد شرعی بنیادیں

اسلامی فقہ میں عائلی تنازعات کے فیصلے کرتے وقت صحابیات کی روایات سب سے معتبر اور قابلِ استناد شرعی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ چونکہ صحابیات نے نبی کریم ﷺ کی زندگی کے گھریلو، ازدواجی اور معاشرتی پہلوؤں کو براہِ راست دیکھا اور ان پر عمل کیا، اس لیے ان کی روایت کردہ احادیث خاندان کے مسائل کو حل کرنے میں عملی رہنمائی دیتی ہیں۔

یہ شرعی بنیادیں کئی اہم پہلوؤں پر مشتمل ہیں:

1. نکاح و طلاق کے احکام: شادی، مہر، عدت، طلاق، اور رجوع کے معاملات میں خواتین سے مروی احادیث فیصلے کے درست اور شرعی معیار فراہم کرتی ہیں۔
2. خاندانی حقوق و فرائض کی وضاحت: زوجین کے حقوق، والدین و بچوں کے حقوق، اور خاندان میں باہمی احترام و ذمہ داریوں کی تفصیل واضح ہوتی ہے۔
3. گھریلو تنازعات میں حسنِ معاشرت: جھگڑوں اور اختلافات کے حل میں صبر، مشاورت، اور نرم مزاجی کے اصول فراہم کیے جاتے ہیں۔
4. عورت کے حقوق کی حفاظت: خواتین کے تحفظ، عفت، طہارت اور سماجی وقار سے متعلق واضح رہنمائی دستیاب ہوتی ہے۔
5. اخلاقی و تربیتی پہلو: فیصلوں میں نہ صرف قانونی بلکہ اخلاقی اور تربیتی اصول بھی شامل کیے جاسکتے ہیں، جو خاندان کو مضبوط اور پرامن بناتے ہیں۔

اس طرح صحابیات کی روایات عدالتی اور معاشرتی فریم ورک میں قابلِ اعتماد شرعی ماخذ فراہم کرتی ہیں، جو موجودہ فیملی قوانین، عدالتی فیصلوں اور خاندانی تنازعات کے حل میں عملی رہنمائی کا کردار ادا کرتی ہیں۔[20]

اسلامی معاشرت کا مکمل اور متوازن خاکہ فراہم کرنا

صحابیات کی روایت کردہ احادیث اسلامی معاشرت کے مکمل اور متوازن خاکہ فراہم کرنے میں ایک بنیادی ستون ہیں۔ چونکہ صحابیات نے نبی کریم ﷺ کے گھرانے، عبادات، ازدواجی زندگی اور معاشرتی تعاملات کا براہِ راست مشاہدہ کیا، اس لیے ان کی مروی احادیث ہمیں اسلامی معاشرت کی عملی تصویر پیش کرتی ہیں، جس میں عدالت، اخلاق، تعلیم، تعاون، حسنِ معاشرت، خواتین کے حقوق، اور خاندان کی مضبوطی شامل ہیں۔ یہ احادیث معاشرتی نظام کے کئی پہلوؤں کو متوازن کرتی ہیں:

1. عدل و انصاف: ہر فرد کو اس کا حق دلانے اور ظلم سے بچانے کے اصول واضح کیے گئے ہیں۔
2. خاندان کی مضبوطی: زوجین کے درمیان حسن سلوک، والدین و اولاد کے حقوق، اور گھریلو تعلقات کے مؤثر نظام کو فروغ دیا گیا۔
3. خواتین کے حقوق: عورت کی عزت، عفت، تعلیم، اور سماجی کردار کی حفاظت کو یقینی بنایا گیا۔
4. اخلاق و تربیت: معاشرت میں اخلاق، صبر، برداشت، شفقت اور تعاون کو فروغ دیا گیا۔
5. سماجی تعاون اور امن: کمیونٹی میں بھائی چارہ، مدد، اور معاشرتی روابط مضبوط کرنے کی تعلیم ملتی ہے۔[21]

صحابیات کی روایات کی روشنی میں اسلامی معاشرت نہ صرف ایک نظریاتی ڈھانچہ بلکہ عملی زندگی کے ہر شعبے میں قابلِ اطلاق رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ ان کے ذریعے موجودہ قوانین، خاندانی نظام، تعلیم و تربیت، اور سماجی اصلاحات میں ایمان، اخلاق، عدل اور عملی توازن شامل کیا جاسکتا ہے۔ یوں صحابیات کی احادیث اسلامی معاشرت کا مکمل، متوازن اور عملی خاکہ فراہم کرتی ہیں جو ہر دور میں امت کے لیے رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔

حاصلِ کلام

صحابیات نے جو احادیث روایت کیں ہیں وہ آج کے قانونی و معاشرتی ڈھانچے کو ایک جامع، متوازن اور حقیقی اسلامی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ ان کی روایات عورت کے حقوق، گھریلو زندگی، نکاح و طلاق، مہر، عدت، رضاعت، طہارت اور پردے جیسے بنیادی قانونی امور میں نہایت واضح اور مستند رہنمائی پیش کرتی ہیں، جس سے موجودہ قوانین کی تشریح اور اصلاح آسان ہوتی ہے۔ صحابیات کی بیان کردہ احادیث نہ صرف خاندانی جھگڑوں کے حل، حسنِ معاشرت کے قیام، گھریلو تشدد کی روک تھام اور بچوں کی تربیت جیسے اہم مسائل میں اصولی بنیادیں فراہم کرتی ہیں بلکہ عورت کی سماجی حیثیت، گواہی، علمی کردار اور قانونی مساوات جیسے معاملات میں بھی مضبوط دلیل بنتی ہیں۔ ان روایات کی روشنی میں معاشرتی قوانین کو اخلاقی، انسانی اور شرعی توازن کے ساتھ تشکیل دینا ممکن

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

ہوتا ہے، جس سے ایک ایسا معاشرہ وجود میں آتا ہے جو عدل، خیر خواہی، باہمی تعاون اور خاندان کی مضبوطی پر قائم ہو۔ یوں صحابیات کی احادیث نہ صرف قدیم روایت کا حصہ ہیں بلکہ عصرِ حاضر کے قانونی و معاشرتی نظام کے لیے عملی رہنمائی کا دائمی سرچشمہ بھی ہیں۔

- صحابیات کی روایات موجودہ قوانین میں خواتین کے نکاح، طلاق، مہر، وراثت، عدت، رضاعت اور گھریلو حقوق کے شرعی معیار فراہم کرتی ہیں۔
- حسنِ معاشرت، صبر، برداشت، اور میاں بیوی کے باہمی حقوق کے اصول صحابیات کی بیان کردہ احادیث سے واضح ہو کر قانون سازی میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔
- حیض، نفاس، عدت اور پردہ جیسے مسائل میں قانونی شقوں کا زیادہ تر عملی مواد صحابیات کی روایات سے ماخوذ ہے۔
- صحابیات کی روایات اخلاقی تربیت، خاندان کی مضبوطی، بچوں کی پرورش اور گھریلو امن کے اصول فراہم کرتی ہیں، جو قوانین میں اخلاقی بنیادیں مضبوط کرتے ہیں۔
- صحابیات کی روایت کردہ احادیث جدید معاشرت میں عورت کے علمی، معاشرتی، اور اخلاقی کردار کے عملی نمونے فراہم کرتی ہیں جو قانون سازی کے لیے مثال بنتے ہیں۔
- خواتین کے مسائل میں عدل، سہولت اور آسانی کے اصول صحابیات کی احادیث سے اخذ کر کے قوانین میں بہتر تشریحات ممکن ہوتی ہیں۔
- صحابیات کی عملی زندگی اور روایات اس بات کی دلیل ہیں کہ خواتین معاشرتی، علمی اور قانونی امور میں بھرپور حصہ لے سکتی ہیں، جو آج کے قوانین کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔
- ان روایات سے موجودہ معاشرے میں غلط رسم و رواج، غیر شرعی رویّوں اور عورت سے متعلق منفی تصورات کی اصلاح ممکن ہوتی ہے، جو قانونی اصلاحات کو مضبوط بناتی ہے۔
- عدالتیں (بالخصوص فیملی کورٹس) صحابیات کی روایات سے مستند شرعی رہنمائی لے کر ایسے فیصلے صادر کر سکتی ہیں جو شریعت اور معاشرت دونوں کے مطابق ہوں۔
- صحابیات کی مروی احادیث جدید قوانین کو اس جامع تصورِ معاشرت کی طرف رہنمائی کرتی ہیں جس میں عدل، توازن، اخلاق اور باہمی تعاون کے اصول غالب ہوں۔

سفارشات

مندرجہ بالا امکانات کی روشنی میں چند اہم سفارشات پیش کی جا سکتی ہیں۔

- قانون، شریعت اور اسلامیات کے نصابات میں خواتین سے مروی احادیث کے خصوصی ابواب شامل کیے جائیں تاکہ قانون ساز اور طلبہ دونوں کو درست شرعی رہنمائی مل سکے۔
- خواتین کے متعلق قوانین کی تدوین میں صحابیات کی احادیث سے براہِ راست استدلال کیا جائے۔
- نکاح، طلاق، عدت، رضاعت، وراثت اور عائلی حقوق سے متعلق قوانین میں صحابیات کی روایات کو بنیادی ماخذ کے طور پر استعمال کیا جائے۔
- عدالتی افسران کو صحابیات کی روایات سے واقفیت دلانے کے لیے تربیتی سیشنز اور ورکشاپس منعقد کیے جائیں تاکہ فیصلوں میں شرعی بصیرت شامل ہو۔
- میڈیا، مساجد اور تعلیمی اداروں کے ذریعے خواتین کے حقوق، حسنِ معاشرت اور گھریلو تربیت سے متعلق صحابیات کی احادیث کو عام کیا جائے۔
- جامعات میں خواتین سے متعلق فقہی مسائل کے تحقیقی مراکز قائم کیے جائیں جہاں صحابیات کی مروی احادیث کو جدید تقاضوں کے مطابق پرکھا اور مرتب کیا جائے۔
- علماء و خطباء صحابیات کی سیرت اور روایات کو اپنے خطبات میں شامل کریں تاکہ معاشرتی سوچ میں مثبت تبدیلی آئے۔
- قانون ساز اداروں کو سفارش کی جائے کہ خواتین کے متعلق جدید قوانین کو صحابیات کی احادیث اور سیرتِ طیبہ کے مطابق ہم آہنگ بنایا جائے۔
- حسنِ معاشرت، شفقت و عدل، اور ظلم کی ممانعت سے متعلق صحابیات کی احادیث کو موجودہ قوانین میں بنیاد بنانے کی تجویز دی جائے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

- تعلیمی نصاب میں امہات المؤمنین کی علمی، فقہی اور حدیثی خدمات کو شامل کیا جائے تاکہ نئی نسل کو خواتین کے علمی کردار سے آگاہی ہو۔
- ڈراموں، فلموں، ڈاکومنٹریز اور پروگرامز میں صحابیات کی شخصیت، اخلاق اور روایت کردہ احادیث پر مبنی مثبت کردار پیش کیا جائے۔
- خواتین اور نوجوان لڑکیوں کے لیے صحابیات کی روایات پر مبنی تربیتی کورسز رکھے جائیں تاکہ گھر اور معاشرے میں مثبت کردار پروان چڑھے۔

حوالہ جات وحواشی

1۔ الاحزاب 33:33
2۔ مفتی نعیم الدین مراد آبادی، خزائن العرفان، کراچی، مکتبۃ المدینہ، الاحزاب:33، ص 780
3۔ امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، در منثور، بیروت: دار الفکر، الاحزاب، 33، 6/599
4۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی، مدارج النبوت، لاہور: شبیر برادرز، الجزء الثانی، ص 461
5۔ ڈاکٹر طاہر قادری، پردہ کے احکام ومسائل (عصر حاضر کے تناظر میں)، منہاج القرآن پبلیکیشنز، ص 87
6۔ ڈاکٹر طاہر قادری، اسلام میں خواتین کے حقوق، منہاج القرآن پبلیکیشنز، ص 92
7۔ امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل، المسند، بیروت: دار الفکر، رقم الحدیث 25773
8۔ ام عبد منیب، حفظ حیاء اور ازدواجی زندگی، لاہور: فرید بک سٹال، ص 78
9۔ ام عبد منیب، حفظ حیاء اور ازدواجی زندگی، لاہور: فرید بک سٹال، ص 82
10۔ علامہ علاء الدین علی متقی، کنز العمال، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 9/623
11۔ امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، بیروت: مکتبہ عصریہ، 1/71
12۔ امام عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، سنن الدارمی، السعودیہ: دار المغنی، 1/663
13۔ ام عبد منیب، مسائل طہارت اور خواتین، لاہور: فرید بک سٹال، ص 57
14۔ امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل، المسند، بیروت: دار الفکر، رقم الحدیث 25184
15۔ حافظ سعد اللہ، نبی کریم ﷺ کی عائلی زندگی، دار الکتاب، ص 23
16۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1/241، الرقم الحدیث 676
17۔ حافظ سعد اللہ، نبی کریم ﷺ کی عائلی زندگی، دار الکتاب، ص 30
18۔ سید ابو الحسن علی ندوی، دستور حیات، لاہور: مجلس نشریات اسلام، ص 99
19۔ ڈاکٹر طاہر قادری، اسلام میں خواتین کے حقوق، منہاج القرآن پبلیکیشنز، ص 95
20۔ حافظ محمد زبیر، اسلام کے عائلی قوانین، لاہور: دار الفکر الاسلامی، ص 12
21۔ مولوی وحید الدین سلیم پانی پتی، اسلامی معاشرت، مکتبہ معاویہ، 1/50